Shahzaman Haque

To cite this version:

Shahzaman Haque. . Warsa, 2021, pp.68-69. hal-03478295

HAL Id: hal-03478295

https://hal-inalco.archives-ouvertes.fr/hal-03478295

Submitted on 30 Dec 2021

HAL is a multi-disciplinary open access archive for the deposit and dissemination of scientific research documents, whether they are published or not. The documents may come from teaching and research institutions in France or abroad, or from public or private research centers.

L'archive ouverte pluridisciplinaire **HAL**, est destinée au dépôt et à la diffusion de documents scientifiques de niveau recherche, publiés ou non, émanant des établissements d'enseignement et de recherche français ou étrangers, des laboratoires publics ou privés.

فرانس میں اُردو کی تدریس

پروفیسر ڈاکٹر شاہ زماں
(شعبہ اردو، شریک ڈائریکٹر، انالکو، فرانس)

فرانس میں اُردو زبان کی تدریس، ۱۸۲۹ء میں شروع ہوئی اور ابھی تک جاری ہے۔ شروع میں اِس زبان کا نام ہندوستانی تھا۔ جناب گارساں داتاسی (پیدائش ۱۷۹۴، وفات ۱۸۷۸) ایسے فرانسیسی عالم تھے جو اُردو زبان کے حلقے میں کسی تعارف کے محتاج نہیں، وہ شعبہ ہندوستانی کے بانی تھے۔ دراصل اُنیسویں صدی میں یوروپین کی نظر میں اُردو، ہندوستانی زبان کے نام سے مشہور تھی جس کا رسم الخط فارسی اور عربی زبان پر مشتمل تھا اور اُسے ایک مربوط زبان کا درجہ حاصل تھا۔

ہندوستانی زبان اور اُس کی لسانیات پر جس فرانسیسی شخص نے سب سے پہلے کام کیا وہ ژوسیفمو ریناس (پیدائش ۱۷۷۶ء، وفات ۱۸۳۵ء) تھے۔ پیشے کے اعتبار سے تو وہ نباتاتی ماہر (بوٹینیسٹ) تھے لیکن دس سال قیام ہند کے دوران اُنھوں نے ہندوستانی زبان میں بہت دلچسپی لی تھی۔ اُن کا کہنا تھا کہ فرانسیسی، ہندوستان اِس اُمید سے جاتے ہیں کہ وہاں جا کر مالا مال ہو جائیں لیکن اُن کو وہاں کی زبانوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ وہاں جو بھی واقعات ہوتے ہیں، اُن سے وہ نابلد رہتے ہیں۔

ژوسیفمو ریناس نے ہندوستانی گرامر اور لُغت پر ایک مسوّدہ تحریر کیا لیکن اُس کی اشاعت نہیں ہو سکی۔ فرانس میں واپس آنے کے بعد ژوسیفمو ریناس نے ہندوستانی تدریس کی ڈٹ کر حمایت کی اور جب انہیں معلوم ہوا کہ گارساں داتاسی ہندوستانی پڑھانے کے لیے بطور پروفیسر، مشرقی زبانوں کی مخصوص درسگاہ (سابقہ اِنالکو)، میں منتخب کیے جائیں گے، تب اُنھوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔

گارساں داتاسی عربی، تُرکی اور فارسی کے ماہر لسانیات تھے۔ اُن کے اُستاد گابریل تاؤیل نپولین بوناپارٹ کے مترجم تھے۔ گارساں داتاسی کو ہندوستان جانے کا موقع نہیں ملا تھا۔ انہوں نے ہندوستانی زبان کے متعلق کتابیں برطانوی ہند اور برطانیہ سے منگوائیں۔ فرانس میں وہ پہلے شخص تھے جنھوں نے اُردو تدریس کے لیے نصابی کتابیں مرتّب کیں۔ بقول مولوی عبدالحق اُس نے اصول زبان ہندوستانی پر ایک کتاب لکھی جو پیرس میں ۱۸۲۹ء میں شائع ہوئی اور صرف اُردو و قواعد اُردو پر ایک بڑا مضمون جرنل آف ایشیاٹِک سوسائٹی بابت ۱۸۳۸ء میں لکھا۔ اس کے علاوہ موصوف نے 'تاریخ شعرائے اُردو' تین جلدوں میں لکھی جو بہت کارآمد کتاب ہے (۲۰۱۶، ص ۱۷)۔

برصغیر سے اکثر جب محققین فرانس آتے ہیں تو گارساں داتاسی کی تصانیف کا مطالعہ کرنے کی خواہش کا اِظہار کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں، فرانس میں رہنے والے محبّان اُردو اور محققین بلاشُبہ اُن کی تحریروں سے مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ فرانس کی مشہور لائبریری بولاک میں اُردو سے متعلق تحقیقی مواد کی کمی نہیں ہے۔ شعبۂ اُردو انالکو میں محققین کو متفرق موضوعات پر قدیم اور جدید و معاصر مقالے دستیاب ہوتے ہیں۔ فرانس میں اُنیسویں صدی میں اُردو سیکھنے کا مقصد کیا ہو سکتا تھا؟ اس بات پر یوں تو بہت کم معلومات ہیں لیکن نصابی کتابوں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ شروع میں اس زبان کی مقبولیت محققین حلقے تک ہی محدود تھی یا جن افراد کو ہندوستان خصوصاً شمالی ہندوستان میں دلچسپی تھی، وہ زبان سیکھنے کے خواہش مند تھے۔

فرانس میں اُردو صرف انالکو یونیورسٹی میں پڑھائی جاتی ہے اور یوروپ میں یہ واحد اُردو کا اہم مرکز ہے جہاں اُردو میں گریجویشن اور ایم اے کی سطح پر اسناد مل سکتی ہیں۔ یہاں بی اے کی تعلیم تین سال پر مشتمل ہے اور اُردو شعبہ میں مجموعی طور پر ہر سال ۲۰ طلبہ پہلے سال میں داخلہ لیتے ہیں۔ ایم اے اور پی ایچ ڈی کی سطح پر فی الحال کوئی طالب علم نہیں ہے۔ اُردو گریجویشن کا پروگرام پورا اُردو میں نہیں ہے بلکہ اُس میں برصغیر کی مذہبی عمرانیات، جغرافیہ، تاریخ اور تہذیب کے شعبوں میں فرنچ اساتذہ فرانسیسی زبان میں کلاسز لیتے ہیں۔ اِسی لیے اُردو پروگرام میں داخلہ لینے کے لیے فرانسیسی زبان پر عبور ہونا چاہیے۔

اُردو کے طلبہ کا آدھے سے زیادہ وقت دوسرے مضامین پڑھنے میں صرف ہوتا ہے اور نتیجتاً وہ اُردو کی طرف مکمل توجہ نہیں دے پاتے ہیں۔ تاہم گریجویشن کی سند سے وہ برصغیر اور خصوصاً پاکستان اُس کی زبان اور وہاں کے تاریخی، سیاسی اور سماجی علوم سے روشناس ہوتے ہیں۔ اُردو میں روزگار کے مواقع کم ہونے کے باعث طلبہ اِس زبان پر توجّہ دینا یا محنت کرنا نہیں چاہتے ہیں۔ حالانکہ فرانس میں اُردو زبان کو ایک نایاب زبان کا درجہ حاصل ہے جس کی وجہ سے اُردو جاننے والوں کو بشرطے کہ اُنھیں فرنچ بھی آتی ہو مترجم کا کام آسانی سے مل جاتا ہے۔ ابھی حال ہی میں ہمارے یہاں سویزرلینڈ کے ایک سرکاری محکمے سے بھی اُردو مترجم کی تلاش کے لیے درخواست آئی تھی۔ علاوہ ازیں گریجویشن کے بعد طلبہ کے مقابلے کے امتحانات جیسے وزارت امورِ خارجہ کے مقابلے کے امتحانات میں اُردو کی گریجویشن سے انٹرویو میں کافی اچھا اثر پڑتا ہے۔

اُردو کے بیشتر طلبہ پاکستانی نژاد ہوتے ہیں اور بقیہ فرنچ یا دیگر ممالک کے طلبہ، محققین یا شوقیہ اُردو ادب میں دلچسپی لینے والے ہوتے ہیں۔ اُردو کے پاکستانی طلبہ میں بیشتر کو اُردو بولنا آتا ہے لیکن فرانس میں تعلیم کے باعث اُن کو اُردو لکھنا یا پڑھنا نہیں آتا۔ اُردو کی تعلیم کا ذریعہ فرنچ زبان ہوتی ہے اور اُردو ایک بیرونی زبان کے طور پر پڑھائی جاتی ہے۔ پہلے سال میں طالب علم اُردو قواعد اور رسم الخط اور زبان کی اصوات سے روشناس ہوتا ہے۔ پھر دوسرے سال سے زبان میں آہستہ آہستہ پختگی لائی جاتی ہے اور تیسرے سال میں اُردو ادب، تاریخ، فرانسیسی، اردو ترجمہ اور موسیقی کی کلاسز لیتا ہے۔ اُردو کلام و گفتگو جس میں روزمرّہ کی زندگی کے موضوعات ہوتے ہیں، اُس پر ایک خاص کلاس ہوتی ہے جو پہلے سمیسٹر سے لے کر پانچویں سمیسٹر تک کروائی جاتی ہے۔

فرانس میں پاکستانی نژاد طلبہ میں قومی زبان سے محبت کے جذبے کو بہت کم یا بالکل ندارد پایا گیا ہے حالانکہ قوم و ملت سے اُنسیت کا جذبہ عام ہے۔ اوّل تو یہ وجہ ہے کہ اِن طلبہ کی پیدائش فرانس میں ہوئی ہے یا یہ فرانس میں بچپن سے قیام پذیر ہیں۔ اِن میں سے بیشتر کی شہریت فرانس کی ہے اور فرانسیسی ہی اِن کی مادری زبان ہے۔ گھر میں والدین کی زبان زیادہ تر پنجابی ہے اور والدین اور بچّوں میں ابلاغ کا ذریعہ پنجابی و فرانسیسی ہے اور اُردو کا رجحان کم ہے۔ بعض طلبہ پوری رفتار سے اُردو بولتے ہیں تاہم اُنھیں اُردو لکھنا یا پڑھنا نہیں آتا ہے۔

بطور شعبہء اُردو کے سربراہ میری کوشش یہ رہے گی کہ فرانس میں محبّان اُردو، محقق اور بالخصوص نئی نسل کے طلبہ کو زبان کی اہمیت اور افادِیّت سے آگاہ کیا جائے۔ ہمارے شعبے کا مقصد یہ ہے کہ فرانس میں اُردو کی تدریس کے ذریعہ اُردو کو فروغ دیا جائے اور فرانس میں اُردو ادب کا فروغ اس کے ترجمہ سے کیا جائے۔ ہماری یہ بھی کوشش ہے کہ اُردو کی علمی او رادبی سطح کی تحقیق وتدوین کے لیے محققین کو مدد فراہم کی جائے۔ تدریس میں اس طرح کا جدید نظام ہو کہ زبان کی تعلیم ایک آسان فہم مشغلہ ہو اور پیشہ ورانہ تعلیم پر بھی مبنی ہو تا کہ نہ صرف مقامی طلبہ کو بلکہ عالمی سطح پر بھی طلبہ کو مستفید ہونے کا موقع مل سکے۔

فہرست اسناد محولہ

عبدالحق، مولوی، (۲۰۱۶)، "قواعدِ اُردو"، انجمن ترقی اُردو (ہند)، نئی دہلی۔